Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۔ ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۳ نبوت ۱۳۶۹ ہش، ۳ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۹۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ـــ احباب کرام کو اطلاع دی جاچکی ہے کہ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اعجازی رنگ میں بہتر ہو رہی ہے۔

جملہ احباب اپنی خاص دعاؤں میں حضرت سیّدہ ممدوحہ کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے جلد اور کامل شفاء عطا کرے۔ اور صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ وہ مصائب ہیں جو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش ہے جس میں کبھی تو انسان پر ایک بھاری درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شاید اب معاملہ بالکل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہو جاتا ہے۔ ہر ایک اَمر میں انسان کا گذارہ بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے۔ کبھی مال میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دکانداری بگڑ جاتی ہے یا چور لے جاتے ہیں۔ کبھی ثمرات میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پھل خراب ہو جاتے ہیں۔ کھیتی ضائع ہو جاتی ہے یا اولاد عزیز مَر جاتی ہے۔ محاورہ عرب میں اولاد کو بھی ثمر کہتے ہیں۔ اولاد کا فتنہ بھی بہت سخت ہوتا ہے۔ اکثر لوگ مجھے گھبرا کر خط لکھتے رہتے ہیں کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔ اولاد کا فتنہ ایسا سخت ہے کہ بعض نادان اولاد کے مَر جانے کے سبب دہریہ ہو جاتے ہیں۔ بعض جگہ اولاد انسان کو ایسی عزیز ہوتی ہے کہ وہ اس کے واسطے خدا تعالےٰ کا شریک بن جاتی ہے۔ بعض لوگ اولاد کے سبب سے دہریہ، ملحد اور بے ایمان بن جاتے ہیں۔ بعضوں کے بیٹے عیسائی بن جاتے ہیں تو وہ بھی اولاد کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے چھوٹی عمر میں مَر جاتے ہیں تو وہ ماں باپ کے واسطے سلبِ ایمان کا موجب ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۸۴)

"یاد رکھو۔ انسان کے واسطے یہی ایک عالم نہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت ہی مختصر زندگی ہے کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مَر گیا۔ کسی نے دس بارہ سال اور گزار لئے۔ اس جگہ کی مصائب کا خاتمہ تو موت کے ساتھ ہو جاتا ہے مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں۔ جب قیامت برحق ہے اور وہ ایمان کا لازمہ ہے تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کر لینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے جو شخص کوئی تکلیف بھی نہیں اُٹھاتا۔ وہ کیا سرمایہ رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۸۷)

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکریہ عبادت کے ذریعہ ادا کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو

"اُس مولیٰ نے یہ احسان کیا کہ مجھے کسی کا محتاج نہیں کیا اور ہر ضرورت کے موقع پر میری دستگیری کی۔ ایک دفعہ ایک امیر کے لئے مَیں نے عظیم الشان تحفہ تیار کیا اور اس کو پیش کیا مگر اس نے میری کا روٹی بھی نہ پوچھی۔ ایک ہتھیار مَیں نے ایک امیر کے پیش کیا دیکھ کر کہنے لگا پسندیدہ ہے آپ ہی رکھیئے بس کیا ہی محسن ہے میرا مولیٰ جو بلا مانگے مجھ پر احسانات کرتا ہے .... کے یہ معنی ہیں کہ زبان سے اگر ہم تعریف کریں، مدح کریں، ثناء کریں۔ غرض تمام شکر گزاریاں جو زبان کے ذریعہ ادا ہو سکتی ہیں وہ خدا ہی کے لئے ہیں اور اسی کے لئے ہونی چاہئیں۔ اسی طرح بدن کے ذریعہ کوئی شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور جو عبادت بدن ادا کرتا ہے مثل سجدہ، حج، روزہ، نماز تو وہ بھی اللہ ہی کے لئے ہے۔ اسی طرح کُل مالی عبادتیں بھی اسی اللہ کے لئے ہیں۔ رزق ہماری ضرورت سے پہلے پیدا ہوتا ہے۔ ہم ابھی ماں کے پیٹ سے باہر نہ آئے تھے کہ چھاتیوں میں دُودھ آیا۔ جو نمک ہم آج سالن میں کھاتے ہیں وہ مدّت ہوئی کہ کان سے نکل چکا ہے پھر وہاں سے بڑے شہر میں پہنچا پھر اس گاؤں کی دکانوں میں آیا پھر ہمارے حصّہ کا الگ ہو کر گھر آیا۔ پھر ہانڈی میں سب کے لئے تھا تو لقمہ کے ساتھ لگ کر میرے منہ میں آیا۔ اسی طرح کپڑے کا حال ہے غرض کیا۔ کیا احسان ہیں اس مولیٰ کے۔ پس مالی شکریہ بھی اُسی کے لئے ہونا چاہیئے۔ یہ غلط ہے کہ خدا نے کسی کو مال

رُوحانی خزائن اور انصار اللہ

تمام انصار جائزہ لیں کہ ان کے گھر میں روحانی خزائن میں سے کون کون سی کتب موجود ہیں۔ یہ کتب گھر کے ہر فرد کو روزانہ زیرِ مطالعہ رکھنی چاہئیں۔ اور دن میں ایک وقت مقرر کریں جب سب افرادِ خانہ گھر پر موجود ہوں اور ان میں سے ایک بار ہی باری ان کتب کا درسی دور مکمل کریں۔

اللہ تعالےٰ تمام انصار کو روحانی خزائن کے مطالعہ سے اپنے علم و فضل میں اضافہ کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو لاہور میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا جنہوں نے اب داخلہ لیا ہے سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد خاکسار کو مندرجہ ذیل کوائف سے آگاہ فرمائیں۔ شکریہ

نام ، ولدیت ، ڈیپارٹمنٹ/کلاس، تعلیمی ادارہ کا نام ، مکمل ایڈریس۔

اپنے ڈیپارٹمنٹ یا ادارہ میں کتنے احمدی طلباء کو جانتے ہیں؟

مندرجہ بالا کوائف آپ کے فائدہ اور راہنمائی کے لئے ہمیں جلد از جلد درکار ہیں۔

ایڈریس برائے کوائف

(۱) دار الحمد ۱۴۴، اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور

(۲) منور احمد جاوید زعیم دار الحمد (احمدیہ ہوسٹل) لاہور

جو چیز تمہیں شک میں ڈالے (یعنی یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ یہ جائز ہے یا ناجائز) اسے چھوڑ دو اور اُسے اختیار کرو جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً صدق دل کے ایمان کا باعث ہے اور باطل سے دل میں تردّد اور شک پیدا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۳ر نبوت ۱۳۶۹ ہش ۳ر نومبر ۱۹۹۰ء

خود احتسابی

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت سچ کو ہے۔ نہ الزام کو ہے نہ الزام سے بریت کو۔ بعض اوقات کسی پر کوئی الزام لگ جائے تو وہ کڑھتا ہے۔ پریشان رہتا ہے۔ اپنی زندگی اجیرن کر لیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ شائد مَیں خدا کی نظروں سے گر گیا ہوں۔ اگر وہ اس بات پر غور کرے اور نیک نیتی سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ وہ اس الزام کا مستحق نہیں ہے۔ جو کچھ اس کے متعلق کہا جا رہا ہے غلط ہے۔ جس رنگ میں اسے پیش کیا جارہا ہے وہ جھوٹ ہے تو اسے محسوس ہونے لگے گا۔ اور یہ احساس اس کے لئے راحت کا باعث ہوگا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے اور بھی قریب ہو گیا ہے۔ اور کہ خدا تعالیٰ نے ان الزام لگانے والوں کو اس لئے کھلا چھوڑا ہے کہ اس شخص کی حقانیت اس پر واضح ہو جائے اور یہ میرا اور بھی قرب حاصل کر لے۔

اس کے برعکس اگر لوگ کسی شخص کو الزام سے بَری قرار دے دیں تو اس کا ہرگز لازمی نتیجہ یہ نہیں ہوگا کہ وہ واقعی الزام سے بَری ہے۔ ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ کی نظروں میں وہ واقعی مُجرم ہو اور اس جرم کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ سے اور بھی دُور ہو گیا ہو۔ وہ اگر اپنے آپ میں سوچے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ تھا تو وہ غلط کار ہی لیکن لوگوں نے اس کی غلط کاری کو پہچانا نہیں۔ ٹھیک ہے۔ لوگوں نے تو نہیں پہچانا۔ لیکن خدا تو جانتا ہے۔ اس لئے الزام سے بریّت بھی باعث اطمینان نہیں ہو سکتی جب تک انسان خود نیک نیتی سے یہ نہ سمجھے کہ وہ الزام سے بَری تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا منصف انسان خود ہے۔ وہ اپنے اندرونہ کو جانتا ہے۔ وہ اپنی نیّت سے واقف ہے وہ اپنے طریق کار کے بدلتے ہوئے مرحلوں سے بھی ناآشنا نہیں۔ اس نے کیا کیا اور کیوں کیا۔ یہ سب اس کو معلوم ہے اس لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ انسان اپنے ضمیر کو زندہ رکھے۔ اپنی نیّت کو صاف رکھے اور جو کچھ کرے نیک دلی اور خدا خوفی سے کرے اور پھر اس کا ماحول اس کے دوست اور اس کے دشمن جو کچھ بھی کہیں اس کی پرواہ نہ کرے۔ اپنا معاملہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں دے دے۔

کل تھا کیا اور آج ہے کیا
کاش سمجھ لے سب دنیا
اپنا اپنا زور لگا کر
رہیئے ہر دَم محوِ دُعا

ابوالاقبال

تلاش کر

حُسنِ چمن نہ جلوۂ جاناں تلاش کر
خود اپنے نُورِ جاں کو مری جاں تلاش کر

مَیں نے کہا کہ کوئی علاجِ ہجومِ غم
اُس نے کہا کہ دیدۂ گریاں تلاش کر

مَیں نے کہا کہ دولتِ کونین چاہیئے
اُس نے کہا کہ گوہرِ ایماں تلاش کر

مَیں نے کہا کہ درپئے آزار ہے جہاں
اُس نے کہا کہ کُوچۂ جاناں تلاش کر

مَیں نے کہا کہ رفعتِ افلاک چاہیئے
اُس نے کہا کہ عظمتِ انساں تلاش کر

مَیں نے کہا کہ کوئی مداوائے دَردِ ہجر
اُس نے کہا نہ دَرد کا درماں تلاش کر

مَیں نے کہا کہ آبلہ پائی کا کیا علاج
اُس نے کہا کہ خارِ مغیلاں تلاش کر

مَیں نے کہا کہ ڈھونڈتا پھرتا ہوں مَیں تجھے
اُس نے کہا کہ نزدِ رگِ جاں تلاش کر

یا اُس بہارِ حُسن کا ہرگز نہ کر گلہ
یا پھر علاجِ تنگیٔ داماں تلاش کر

ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

یوسف سہیل شوق

محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب

وکیل المال اوّل ۔ تحریک جدید

خوبصورت آواز، نرم گفتگو، شائستگی اور ۷۳ سال کی عمر میں سخت محنت کے ساتھ اپنے کام کو انجام دینا۔ ان سب باتوں کا مجموعہ ہیں، محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب جو عرصہ تیس ۳۰ سال سے تحریک جدید میں وکیل المال اوّل کے عہدۂ جلیلہ پر فائز خدمت دین بجالا رہے ہیں۔

موصوف ۲۸، نومبر ۱۹۱۷ء کو سیالکوٹ چھاؤنی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حافظ عبدالعزیز صاحب جو حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے سیالکوٹ میں سنگر مشین کے سپروائزر تھے۔ انکی بیعت ۱۸۹۶ء کی ہے۔

محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر کے سامنے واقع سکاچ مشن مڈل سکول میں حاصل کی۔ مڈل کرنے کے بعد ان کے والد محترم نے ان کو قادیان بھجوا دیا۔ جہاں پر ڈیڑھ سال تعلیم حاصل کر کے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا۔

"قادیان جانا میری زندگی کا سب سے پہلا اور سب سے اہم ترین واقعہ ہے۔ قادیان کی زندگی کے دو سال اب بھی مجھے اپنی زندگی کا سنہری دور معلوم ہوتے ہیں"۔

محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب قادیان کے ذکر پر گہری یادوں میں کھو گئے۔ انہوں نے کہا کہ قادیان کی تعلیم نے میری زندگی پر گہرا اثر ڈالا۔ حضرت فضل عمر سے براہ راست رابطہ پیدا ہوا۔ میرے کلاس فیلو محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تھے ان کے ساتھ اکٹھے پڑھنے کی وجہ سے بارہا حضرت فضل عمر کو دیکھنے اور بعض اوقات بات کرنے کا موقعہ ملا۔

چوہدری صاحب نے بتایا کہ ایک بار حضور قادیان کے اکثر احباب کے ساتھ نہر پر پکنک کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ ایک عرصہ تک ہر ماہ کے آخری ہفتہ کے دن نہر پر بغرض پکنک تشریف لے جایا کرتے تھے۔ لیکن میں جن دنوں کی بات کر رہا ہوں یعنی ۳۵-۱۹۳۴ء کے بعد۔ ان دنوں بعض وجوہ کی بناء پر حضور نے نہر پر جانا کم کر دیا تھا۔ تاہم گرمیوں میں ایک دفعہ عموماً تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس پکنک پر میں بھی گیا اور حضور سے بات چیت کا پہلا موقعہ ملا۔ مجھ سے میرے والد کا نام پوچھا تو میں حیران ہوا کہ حضور فوراً پہچان گئے۔ اور فرمایا کہ ہاں سیالکوٹ کے رہنے والے۔ میں نے محض گفتگو کے شوق میں نہر کے کنارے پر نصب سنگِ میل کے بارے میں بات کر دی۔ تو فرمانے لگے آپ کے گھر کے قریب تو ایسی کوئی نہر نہیں۔

اس پکنک کے موقع پر میں نے دیکھا کہ حضور اپنے خدام کے ساتھ بے تکلّف گفتگو فرما رہے تھے۔ حضور نہر میں اُترے اور تیرنا شروع کر دیا۔ میں چھوٹا تھا اور ابھی تیرنا نہیں آتا تھا۔ میں حضور کی قربت کی لذّت حاصل کرنے کے لئے کنارے پر ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ قریباً ایک میل حضور مسلسل تیرتے گئے اور پھر رُکے اور نہر سے باہر نکل آئے اور فرمایا میں نے خدا کے فضل سے راستے میں کہیں پاؤں زمین پر نہیں لگایا۔ پھر فرمانے لگے ابھی میں ایک میل اور اسی طرح تیر سکتا ہوں۔ حضور کے پیچھے پیچھے بیسیوں دیگر احباب تیراکی کرتے آرہے تھے۔ ان کو دیکھ کر فرمایا محمد احمد (بھاگلپوری) نے بھی پیر نہیں لگائے۔ اتنے میں محمد احمد قریب آگئے تو حضور نے آواز دے کر پوچھا محمد احمد تم نے پیر زمین پر لگائے ہیں۔ محمد احمد بولے حضور ابھی تھوڑی دیر پہلے لگے ہیں۔ حضور نے قہقہہ لگا کر فرمایا۔ میں تو تمہاری تعریف کر رہا تھا۔ تم نے میری تعریف خاک میں ملا دی۔ واپسی پر حضور نہر کے کنارے کنارے پیدل واپس تشریف لائے۔ تیراکی کے وقت حضور کا لباس پاجامہ اور بنیان ہوتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود حضور تیرنے میں کوئی دِقّت محسوس نہیں کرتے تھے۔

قیام قادیان ایک ایسی لذّت بھری داستان ہے کہ جب بھی کسی بزرگ سے ماضی کی ان یادوں کو کریدنے کو کہا گیا تو ایسے احباب مجسّم شوق بن جاتے ہیں۔ آنکھوں میں چمک آجاتی ہے اور جسم کے رُوئیں رُوئیں سے زندگی پھوٹنے لگتی ہے۔ یہی حال محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب کا تھا۔ قادیان کی باتیں بیان کرتے ہوئے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے کسی نئی دنیا میں پہنچ گئے ہوں۔ فرمانے لگے سکول میں نظم خوانی کی وجہ سے اساتذہ میری سرپرستی فرمایا کرتے تھے۔ خاص طور پر محترم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی۔ اس کی یہ وجہ بھی تھی کہ میاں صاحب موصوف کے ماموں محترم فیض دین صاحب جموں والے میرے والد محترم کے دوست تھے۔

چوہدری صاحب نے بتایا کہ قادیان میں ایک جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے موقع پر مجھے حضرت فضل عمر کی تقریر سے پہلے نظم پڑھنے کا موقعہ ملا۔

قادیان میں دو سال گزارنے کے بعد محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب کالج میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے سیالکوٹ آگئے۔ جہاں مَرے کالج سیالکوٹ سے بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔ مَرے کالج میں تعلیم کے دوران اپنی سرگرمیوں کے بارے میں چوہدری صاحب نے بتایا کہ وہاں احمدی طالب علموں کی تنظیم احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بڑی فعّال تھی۔ میرے سوال پر چوہدری صاحب نے بتایا کہ لاہور میں اس تنظیم کا نام احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن تھا۔ لیکن سیالکوٹ میں چونکہ ایک ہی کالج تھا اس لئے یہاں پر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا نام اختیار کیا گیا۔ یہ ایسوسی ایشن بڑی فعّال تھی۔ دعوت الی اللہ کے لئے اس ایسوسی ایشن کے تحت نہ صرف کالج کے ماحول میں کام کرتے بلکہ دیہات میں بھی جایا کرتے تھے۔ اس ضمن میں مکرم چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب جو بعد میں امریکہ میں مربیؔ مقرر ہوئے اور چوہدری بشیر احمد صاحب ٹمگرا (ماڈرن موٹرز کراچی والے) پیش پیش ہوتے تھے۔

مکرم چوہدری صاحب نے بتایا کہ بی اے کرنے کے بعد وہ ایک سال پھر قادیان میں آکر رہے۔ اس عرصے میں ایک ماہ کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) کے دفتر میں کام کرنے کا موقع ملا۔ حضرت مولوی صاحب ترجمۃ القرآن انگریزی کے کام میں مصروف تھے۔ ان کے دفتر میں ٹائپ کا کام کرنے کا موقعہ ملا۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ میرے ایک عزیز تھے جو کسی کام پر آمادہ نہ ہوتے تھے۔ عام اصطلاح کے مطابق بے کار سے نوجوان تھے۔ ان کو بھی میں نے حضرت مولوی صاحب کے دفتر میں اعزازی طور پر خدمت کے لئے لگوا دیا۔ حضرت مولوی صاحب کی تربیت اور صحبت کے نتیجے میں ان میں ایک روحانی اور جسمانی انقلاب برپا ہو گیا اور وہ حضرت مولوی صاحب کی دعاؤں کے نتیجے میں ایک مستعد اور قابلِ قدر نوجوان بن گئے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو قادیان کے لوگ فرشتہ کہا کرتے تھے۔ اس سے قبل جب میں قادیان میں سکول میں پڑھا کرتا تھا تو راہ میں آتے جاتے حضرت مولوی صاحب کو دیکھا کرتا تھا۔ وہ چلتے ہوئے بظاہر نظریں نیچے کئے ہوئے جا رہے معلوم ہوتے تھے۔ ہم خیال کرتے تھے کہ قریب پہنچیں گے تو سلام کریں گے۔ لیکن ہمیشہ یوں ہوتا کہ حضرت مولوی صاحب سلام کرنے میں سبقت لے جاتے تھے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی اور شخص سلام کرنے میں حضرت مولوی صاحب پر سبقت لے گیا ہو۔ حضرت مولوی صاحب دفتر میں کام کے دوران بھی ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ دوستوں کے خطوط آتے جن میں دُعا کیلئے درخواست ہوتی تھی تو اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دُعا شروع کر دیتے۔ اور اس دعا میں اتنی رقت اور درد ہوتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی تکلیف ہے۔ ان کی گریہ وزاری کی آواز مجھے ساتھ والے کمرے میں جہاں میں بیٹھتا تھا آجاتی تھی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ میں آواز سُن کر اُٹھ کر گیا اور حضرت مولوی صاحب کے کمرے میں جھانکا تو معلوم ہوا کہ دعا میں مصروف ہیں اور آنسو بہہ رہے ہیں۔ جس عزیز کا میں نے ذکر کیا ہے وہ بعد میں فوج میں ملازم ہو گئے اور جاپان کی قید میں چلے گئے۔ سال ڈیڑھ سال تک ان کا کچھ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں ہیں۔ ان کی والدہ حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتیں کہ میرے بیٹے کے لئے دعا کریں۔ وہ ہر بار پورے یقین سے کہتے کہ محمد احسن خان زندہ ہے۔ وہ ضرور سلامتی سے واپس آئے گا۔ چنانچہ یہ نوجوان قریباً دو سال کے بعد سلامتی سے واپس آگئے۔ محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب نے بتایا کہ حضرت مولوی صاحب کئی بار مجھے بھی کہا کرتے تھے کہ حضرت فضل عمر کی تفسیر میں کوئی تائیدی بات یا حوالہ پتہ چلے تو فوراً بتاؤ۔ یہ دراصل ان کی حضرت فضل عمر کی تفسیر قرآن سے محبّت کا اظہار تھا کہ وہ ہر وقت حضرت فضل عمر کی تفسیر کی تائید میں حوالے تلاش کرتے رہتے تھے۔

چوہدری صاحب نے بتایا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب اتنے محبت کرنے والے وجود تھے کہ آج بھی جب ان کی یاد آتی ہے تو دل ان کی یاد میں پگھل جاتا ہے۔

چوہدری شبّیر احمد صاحب اس ایک سال کے عرصے کے بعد ملازمت کی تلاش میں لاہور آگئے اور اپنے چچا سردار عبدالحمید صاحب ایڈیٹر کے گھر ٹھہرے۔ یہاں چوہدری صاحب نے کچھ وقت صحافت بھی کی۔ وہ اس طرح کہ آپ مختلف رسالوں میں مضامین اور نظمیں اشاعت کے لئے دیا کرتے تھے۔ ایک ہفت روزہ رسالہ "سدا بہار" کے بچوں کے صفحہ کی ترتیب ان کے سپرد ہوئی۔ اس کے ایڈیٹر سیّد ضمیر جعفری تھے۔ اور مینیجنگ ایڈیٹر عبدالحلیم صاحب تھے۔ محترم چوہدری صاحب نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ اس رسالہ میں کام کرنے کی اُجرت آٹھ آنے فی صفحہ ملتی تھی اور مہینے میں پانچ روپے کے قریب بن جایا کرتے تھے۔ یہ ۱۹۳۹ء کا زمانہ ہے۔

اس کے بعد محترم چوہدری صاحب کو ملٹری اکاؤنٹس کے محکمے میں نوکری مل گئی اور قریباً گیارہ سال تک سرکاری ملازمت کرتے رہے۔

"واقف زندگی کے طور پر اپنی خدمات انجام دینے کا آغاز کس طرح ہوا؟" اس سوال کے جواب میں چوہدری صاحب نے فرمایا کہ ۱۹۴۴ء میں حضرت فضل عمر نے ایک خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بی۔اے پاس اور مولوی فاضل احباب کو جماعت کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ قادیان میں حاصل کی ہوئی تعلیم مجھے بے چین رکھتی تھی کہ میں خدمتِ دین کی سعادت حاصل کروں۔ جب حضور نے ۱۹۴۴ء میں وقف زندگی کی تحریک کی تو انہوں نے فوراً اپنا نام خدمتِ دین کے لئے بھجوا دیا۔ لیکن اس کا کوئی جواب نہ آیا۔ آخر ۱۹۵۰ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوبارہ درخواست دے دی۔ اور آخر کار حضرت فضل عمر کی منظوری سے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے کر دین کی خدمت کے لئے ربوہ آگئے۔ ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء ان کی وقف زندگی کے طور پر خدمت دین کا پہلا دن تھا۔ پہلی تقرری بطور نائب وکیل المال ثانی ہوئی۔ اور ۱۹۶۰ء سے وکیل المال اوّل مقرر ہوئے اور آج تک اس عہدے پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ ۱۱ سال کی سرکاری ملازمت کے بعد اس وقت انکی تنخواہ ۳۰۰ روپے ماہانہ تھی اور خدمت دین کی ابتداء ۹۰ روپے ماہانہ کی تنخواہ پر شروع ہوئی۔ محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ میری اہلیہ نے وقف کرنے کے فیصلے میں میری بھرپور تائید کی اور یوں خدا کے فضل و کرم سے مجھے اپنی اہلیہ کا پورا پورا تعاون خدمت دین کے میدان میں حاصل رہا۔

محترم چوہدری صاحب کے پانچ بچوں میں سب سے بڑے صاحبزادے مکرم ظفر احمد سرور صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ پہلے وہ چار سال نائیجیریا میں متعین رہے۔ آجکل واشنگٹن امریکہ میں خدمت دین بجالا رہے ہیں۔

دعوت الی اللہ کے میدان میں محترم چوہدری صاحب کا ایک خاص وصف سلائیڈز کے ذریعے دعوت الی اللہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری جماعت میں یہ مفید سلسلہ سب سے پہلے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر نے شروع کیا بعد میں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اور اس کے بعد ان کو یہ سلسلہ آگے بڑھانے کا موقعہ ملا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے اور مربیان سلسلہ بھی اس کارآمد ذریعے کو استعمال کر رہے ہیں۔

محترم چوہدری صاحب کو سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ کے دورِ امامت میں سترہ سال تک مسلسل ہر جلسہ سالانہ پر حضرت بانیٔ سلسلہ کا شیریں اور پُرمعارف منظوم کلام پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالثؒ) اللہ آپ پر اپنی رحمتیں کرتا رہے۔ آپ کی نظم سننے کے لئے کئی بار اپنے گھر پر بھی طلب فرمایا کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں دو جلسے جو ربوہ میں ہوئے ان پر بھی حضرت بانیٔ سلسلہ کا کلام پیش کرنے کی سعادت ملی۔

محترم چوہدری صاحب ایک اچھے شاعر بھی ہیں مگر ابھی تک انہوں نے نہ تو اپنا کوئی مکمل مجموعہ شائع کروایا ہے اور نہ شائع کروانے کا ارادہ ہے۔ تاہم ایک مختصر سا مجموعہ لمعاتِ نور کے نام سے شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس کلام پر تضمین کر کے کہی گئی نظمیں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کسی استاد سے کبھی اصلاح نہیں لی۔ نظم خوانی کے سلسلے میں آپ نے ایک یادگار واقعہ یوں بیان فرمایا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک بار مجھے نظم سنانے کے لئے بلایا۔ حضرت سیّدہ اُمّ طاہر اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے، بھی گھر کے اندر اوپر کی منزل میں سُن رہی تھیں۔ حضرت سیّدہ کی فرمائش پر آپ نے اس روز حضرت بانیٔ سلسلہ کے کلام کی کئی نظمیں سنائیں۔

محترم چوہدری صاحب کو جماعتی خدمات کے سلسلے میں کئی بار بیرون ملک جانے کا بھی موقع ملا ہے۔ ان میں بنگلہ دیش، ماریشس، یوگنڈا اور کینیا شامل ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال میں جماعتی نمائندہ کے طور پر آپ آسٹریلیا تشریف لے گئے۔

ذیلی تنظیموں میں آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے معتمد کے طور پر ۱۹۵۱ء میں کام کرنے کا موقع ملا اور جب ۱۹۷۴ء میں انصاراللہ میں صف دوم کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ پہلے نائب صدر صف دوم مقرر ہوئے۔ اس کے بعد سے مسلسل نائب صدر صف اوّل چلے آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم چوہدری صاحب موصوف کو صحت و تندرستی والی لمبی فعال اور خدمت دین سے بھرپور زندگی عطا کرے۔ اور تادمِ آخر بہترین خدماتِ دین کی توفیق دے۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

دینے میں بخل کیا بلکہ اُس نے تو فرمایا ہے۔ ترجمہ "اور اُس نے جو تم نے اس سے مانگا وہ تمہیں دیا ہے"۔ پھر اس کے غلط استعمال یا اپنی شامتِ اعمال نے (ترجمہ) کہ "تم اپنے اموال کم عقل والوں کو مت دو" کے ماتحت کسی کے لئے اس میں تنگی پیدا کر دی۔ پھر دوسرے درجہ پر محسن ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگی ہونگی کیا سوزِ دل سے التجائیں کی ہونگی۔ جب یہ دینِ (حق) ہم تک پہنچا۔ پس "اے نبی تم پر سلامتی ہو" دعا میں ہم اس کے لئے سلامتی کی دعا مانگتے ہیں کہ دینِ (حق) سلامت رہے۔ قیامت کے دن اس کی عزت میں فرق نہ آئے وہ سیّدالاوّلین والآخرین ثابت ہو"۔

(خطبہ جمعہ ۲۵ فروری ۱۹۱۰ء)

شیخ خورشید احمد

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی خان

"الفضل" ۱۵ جنوری ۹۰ء میں خاکسار کا ایک مضمون حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق ناظر المال و امام بیت الفضل لنڈن کے متعلق شائع ہو چکا ہے۔ جس کے بعد برادرم عزیزم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد کا بھی ایک نوٹ انگلستان میں آپکی قومی اور ملی خدمات کے سلسلے میں شائع ہوا (الفضل یکم فروری)

حال ہی میں اخبار بدر قادیان کا ایک اہم حوالہ نظر سے گذرا جو حضرت خان صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کے قبول احمدیت کے واقعہ کی تفصیل اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پاکیزہ زندگی کے متعلق ایک معزز غیر از جماعت دوست کے اعتراف پر مشتمل ہے۔ نیز کتاب حیات نور میں بیت احمدیہ فیروز پور کے سلسلے میں ایک نوٹ بھی پڑھنے میں آیا۔ چونکہ یہ دونوں حوالے سلسلہ کی تاریخ اور حضرت خانصاحبؓ کے حالات زندگی سے تعلق رکھتے ہیں اسلیئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) اخبار بدر قادیان کی ۱۲ اگست ۱۹۰۹ء کی اشاعت میں یہ رپورٹ شائع ہوئی:۔

"انجمن احمدیہ فیروزپور نے ۳۱ جولائی اور یکم اگست ۱۹۰۹ء کو دو روز کیلئے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کیا جس میں صدارت کے فرائض خانصاحب منشی فرزند علی صاحب نے سرانجام دیئے۔ اس جلسہ میں آپ نے اعلان کیا کہ:۔

"میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو...... جان کر جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں" اسکے بعد آپ نے صداقت حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے موضوع پر ایک لطیف تقریر کی جسکے دوران فرمایا:۔

"میں نے ایک دفعہ شیخ نجم الدین صاحب افسر مال فیروزپور سے دریافت کیا کہ مرزا صاحب کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے تو شیخ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے خاندانی پرانے تعلقات مرزا صاحب سے ہیں اور ہمیں انکے حالات سے بخوبی آگاہی ہے۔ اگرچہ مرزا صاحب کا دعویٰ میری سمجھ میں نہیں آیا تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ راست باز ہیں اور کبھی جھوٹ بولنے والے یا افتراء کرنے والے نہیں ہیں۔ اس شہادت نے میرے دل پر بہت اثر کیا کیونکہ یہ شہادت ایک غیر از جماعت کیطرف سے ہے"

اخبار بدر قادیان لکھتا ہے:۔ "شیخ صاحب موصوف (یعنی شیخ نجم الدین صاحب افسر مال) اس جلسہ میں اس تقریر کو سن رہے تھے اور اختتام جلسہ انہوں نے اقرار کیا کہ جو کچھ منشی فرزند علی صاحب نے میرے متعلق کہا ہے یہ بالکل درست ہے بے شک میری یہی رائے اور علم ہے" (اخبار بدر قادیان ۱۲ اگست ۱۹۰۹ء)

(۲) محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ (سابق سوداگرمل) اپنی قیمتی تصنیف "حیات نور" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۲۹ جولائی ۶۲ء کو اخویم محترم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور اور خاکسار تربیتی اور اصلاحی دورہ پر قصور گئے۔ وہاں ایک احمدی بزرگ بابا امیر الدین صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے ہمارے دریافت کرنے پر فرمایا کہ میں فیروزپور کا باشندہ ہوں ۱۸۸۲ء میں میری پیدائش ہوئی...... بابا امیر الدین صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ فیروزپور میں جماعت احمدیہ کے پاس جو...... (بیت الذکر) تھی وہ میرے تایا فیض بخش کے لڑکے منشی کریم الٰہی میونسپل کمشنر نے دی تھی۔ اس کا بھائی فضل الٰہی عیسائی ہو گیا تھا اور احمدی چونکہ عیسائیوں کا خوب مقابلہ کرتے تھے اسلیئے حضرت خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کو اس نے اپنی مسجد دے دی تھی اور سرکاری طور پر بھی جماعت احمدیہ کے نام منتقل کروا دی تھی۔ فیروزپور کے مولویوں نے اسے بہت ورغلایا تھا مگر اس نے انکی ایک نہ سنی۔

نوٹ از مؤلف کتاب حیات نور:۔ بابا امیر الدین صاحب کے اس بیان کی تصدیق اخبار بدر ۱۸ ۱۱/۹ کے صفحہ ۲ سے بھی ہوتی ہے۔ (حیات نور صفحہ ۴۴۰، ۴۴۱)

نوٹ:۔ حضرت خانصاحب کے حالات زندگی اور انکی دینی و ملّی خدمات کے بارہ میں اگر کسی دوست کو مزید کچھ حالات اور واقعات کا علم ہو تو ازراہِ کرم برادرم عزیزم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد تیر منزل ۸-۸/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

جنّت کی کنجی

آنریبل مصطفیٰ سنوسی سیرالیون کے نائب وزیرِ اعظم رہ چکے ہیں اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی کے سلسلے میں دنیا کے متعدد ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ اور یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ جب بھی وہ کسی ملک کا دورہ کرتے ہیں وہاں کے احمدیہ مشن کے نمائندین سے ضرور ملتے ہیں۔ ایک لمبے عرصے سے وہ احمدیہ جماعت کی سیرالیون میں اور دیگر ممالک میں دینی، تعلیمی اور طبی خدمات کے لئے رطب اللسان ہیں۔ فری ٹاؤن سیرالیون کے احمدیہ سیکنڈری سکول کی بیت الذکر کا سنگِ بنیاد انہوں نے رکھا اور اس تقریب پر خاکسار کی تقریر کے بعد فرمایا کہ میرے دوست اور میرے ساتھی مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ میں "موقعہ بے موقعہ" احمدیہ جماعت کی تعریف کرتا رہتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں خود احمدی نہیں لیکن ہر وہ شخص جو انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے اور ہر وہ ادارہ جو ملکی سطح پر تعلیم اور طب کی طرف توجہ دے کر عوام الناس کی بہبود کا بیڑہ اٹھاتا ہے اور کامیابی کے ساتھ اپنے پروگرام چلاتا ہے وہ میری طرف سے داد و تحسین کا مستحق ہے کوئی سائر وہ آگے آ کر یہ خدمت کرے میں اس کی اسی طرح تعریف کروں گا جس طرح میں احمدیہ جماعت کی تعریف کرتا ہوں۔

ناروے کے عبدالسلام میڈسن نے اپنی ملکی زبان میں قرآنِ مجید کا ترجمہ کیا ہے اور یہ خاصا مقبول ترجمہ ہے۔

یہ دونوں یعنی آنریبل مصطفیٰ سنوسی اور مسٹر عبدالسلام میڈسن ربوہ میں منعقد ہونے والے ایک جلسہ سالانہ کے لئے ربوہ تشریف لا رہے تھے جب ان حضرات کے لاہور پہنچنے کی اطلاع ملی تو چونکہ خاکسار کے آنریبل مصطفیٰ سنوسی سے دوستانہ تعلقات تھے میں جماعت کی طرف سے ان دونوں کو لاہور میں ریسیو (RECEIVE) کر کے ربوہ لانے کی خدمت پر مامور کیا گیا۔ لاہور پہنچا تو آنریبل مصطفیٰ سنوسی کہنے لگے کہ بادشاہی مسجد دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ میں دونوں کو وہاں لے گیا۔ وہاں پر جب وہ مسجد میں داخل ہونے لگے تو جس شخص کی دروازے پر ڈیوٹی تھی اس نے کہا کہ آپ کو مسجد میں ننگے پاؤں جانا پڑے گا۔ مصطفیٰ سنوسی کہنے لگے کہ بوندا باندی ہو چکی ہے اور مجھے ایسی حالت میں ٹھنڈی زمین پر پاؤں رکھنے سے الرجی ہو جاتی ہے اور فوری طور پر نزلے کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے آپ مجھے موزے دیں میں وہ پہن کر مسجد میں جاؤں گا۔ لیکن ان صاحب نے کہا کہ آجکل موزے پہننے کی اجازت نہیں ہے ہاں اگر آپ خاص طور پر اجازت لینا چاہیں تو اس نے اشارہ کر کے کہا کہ وہاں مولانا عبدالقادر آزاد کا دفتر ہے آپ وہاں چلے جائیے۔ وہ اس مسجد کے خطیب ہیں ان سے اجازت مانگئے اگر وہ اجازت دے دیں تو آپ کو موزے پہنا دئے جائیں گے۔ میں دونوں حضرات کو لے کر مولانا عبدالقادر آزاد کے دفتر چلا گیا وہاں ابھی دفتر سے باہر کھڑے تھے کہ دور سے آواز آئی "یہ ہمارے معزز مہمان ہیں ان کو اچھی طرح ریسیو (RECEIVE) کیجئے"۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہی عبدالقادر آزاد ہیں۔ اور وہ یہ بات آپ کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں آزاد صاحب اپنے دفتر پہنچ گئے۔ اور ہم سے مختلف موضوعات پر باتیں کرتے رہے زیادہ تر انہوں نے یہ پوچھا کہ آپ اپنا پیغام لوگوں تک کس طرح پہنچاتے ہیں۔ اور یہ بات انہوں نے پوچھی اس لئے جیسا کہ انہوں نے خود بتایا وہ سیالکوٹ کے علاقے میں عیسائیوں کو تبلیغ کر کے اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ کتابوں کا تذکرہ ہوا کہنے لگے کہ میرے پاس بڑے مرزا صاحب یعنی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہت سی کتابیں موجود ہیں اور سلسلے کا دیگر لٹریچر بھی۔ وہ ان کتابوں کا دلچسپی سے مطالعہ کرتے ہیں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ ربوہ کئی دفعہ گئے ہیں۔ میں نے گزارش کی کہ اب آپ ربوہ تشریف لائیں تو اطلاع دیجئے گا تاکہ وہاں بھی آپ سے ملاقات ہو سکے۔ اس کے بعد کئی دفعہ پتہ چلا کہ وہ ربوہ آئے ہیں لیکن ملاقات کا کوئی موقعہ پیدا نہ ہو سکا۔ اب ان کا ذکر کرنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان سے اس ملاقات کا جو لاہور میں ان کے دفتر میں کی گئی ریکارڈ رہ جائے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں اخبارات میں ان کے متعلق کچھ بیانات آنے شروع ہوئے ہیں۔ ان کا اپنا بیان تو یہ تھا کہ جو لوگ پیپلز پارٹی ترک نہیں کریں گے وہ ہرگز جنت میں نہیں جا سکیں گے۔ اس کے بعد دوسری طرف سے بیان آنے لگے۔ ایک بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ عبدالقادر آزاد کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی یعنی اگر کوئی نماز پڑھے تو اسکی نماز قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ بات کہی ہے قاری محمد اصغر نے اور قاری نصیر طارق نے اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ مولانا خود دوزخی ہیں۔ یہ خبر جنگ میں چھپی ہے اور اس کا متن یہ ہے۔

"لاہور (نمائندہ جنگ) اہلِ سنت یوتھ فورس کے سرپرست قاری محمد اصغر نورانی نے ایک بیان میں مولانا عبدالقادر آزاد کے فتوئ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا آزاد نے لاکھوں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ جس کی وجہ سے اب ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جا سکتی"۔

مرکزی جمعیت تحفظ پاکستان نے مولانا عبدالقادر آزاد کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں فوری طور پر توبہ کرنی چاہیئے۔ جمعیت کے عہدہ داروں خان زادہ محمد ہارون خان اور ملک امتیاز نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا آزاد کو بادشاہی مسجد کے خطیب کے طور پر ہٹا دیا جائے۔

بزم قرار داد القرآن آزاد کشمیر تحریک غلام مصطفیٰ کے رہنما قاری نصیر طارق نے کہا ہے کہ مولانا عبدالقادر آزاد کا بیان اسلامی تعلیمات کے بالکل منافی ہے انہوں نے کہا کہ مولانا آزاد خود دوزخی ہیں اور آئے دن اپنے آقاؤں سے سیاسی رشوت لے کر ایسے بیانات دیتے رہتے ہیں۔"

اب اس بات کا فیصلہ کہ کون دوزخی اور کون جنتی، عام آدمی اس دنیا میں تو نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس اصحاب کو فرمایا تھا کہ یہ جنتی ہیں۔ اور انہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے لیکن ان کے علاوہ کسی نے حتمی طور پر نہ یہ کہا ہے اور نہ وہ یہ کہنے کا حق دار ہے کہ کون جنت میں جائے گا اور کون دوزخ میں۔ لیکن بہر حال چونکہ مولانا عبدالقادر آزاد کا ذکر ہو رہا ہے اس لئے یہ دونوں بیان ہمارے لئے دلچسپی کا باعث ہیں۔ شائد اپنے خلاف دئے گئے بیانات کی وجہ سے یا ہو سکتا ہے پہلے ہی سے یہ ان کی تجویز ہو مولانا عبدالقادر آزاد کا ایک اور بیان بھی شائع ہوا ہے۔ اس بیان کا عنوان ہے۔ "ہر مسلمان تین تین غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کرے تو ہر طرف مسلمان ہو جائیں گے۔ اور متن یہ ہے:

"لاہور۔ نامہ نگار خصوصی خطیب بادشاہی مسجد مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا ہے کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات عام کرنے سے ہی ہمارے معاشرے کی بنیادیں مضبوط ہو سکتی ہیں۔ ہمارے اساتذہ اور طالب علموں کو اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں ہر وقت ادا کرتے رہنا چاہئے ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ روز پنجاب یونیورسٹی کے خطیب تے بے نظیر بھٹو پر زور دیا کہ وہ اسلامی قوانین کے خلاف اپنے الفاظ کو واپس لے لیں کیونکہ ان کا بیان بالکل غلط اور مذہب کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بیان سے مذہب کے بارے میں بے نظیر کی سوچ اور خیالات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسلامی قوانین اور سزاؤں کو ظالمانہ اور غیر انسانی اور غیر منصفانہ قرار دیا ہے۔ اس موقعے پر تقریر کرتے ہوئے قاضی محمد زمان خان عباسی نے تمام مکاتبِ فکر بالخصوص فقہ جعفریہ سے تعلق رکھنے والے علماء کو زبردست خراجِ تحسین ادا کیا"۔

خبر کے اس متن میں سرخی والی بات تو آئی ہی نہیں لیکن بہر حال چونکہ متن کی سرخی وہی ہے جو ہم نے پہلے درج کی ہے۔ یعنی مسلمان تین تین غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کر لیں تو ہر طرف مسلمان ہو جائیں گے۔ اس لئے خبر اور سرخی دونوں کو ملا کر پڑھنے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ انہوں نے اسلام کے فروغ کے لئے یہ بیان دیا ہے۔ ہمیں نہ کسی سیاسی پارٹی سے غرض ہے نہ کسی کے فتوئ سے لیکن بہر حال ایسی دلچسپ باتیں آج کل اخبارات کی زینت بن رہی ہیں۔ اور جو شخص اخبار کی پوری قیمت دے کر اسے خریدتا ہے اس کی یہ کوشش بھی ہوتی ہے کہ وہ تمام خبروں سے آگاہ رہے۔

بچّے اور ہماری ذمّہ داریاں

۲۹-۳۰ ستمبر ۱۹۹۰ء کو امریکہ میں دنیا بھر کے نمائندین جن میں بادشاہ اور صدر اور وزرائے اعظم شامل تھے اور جن کی تعداد ۷۲، تھی نے بچوں کی صحت اور زندگی اور بہبود کیلئے ایک میٹنگ منعقد کی۔ اس میٹنگ کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ اس سے قبل بچوں کی اموات کا جو اندازہ لگایا گیا وہ کچھ اس طرح تھا۔

دو ہزار آٹھ سو بچے ان دو دنوں میں کالی کھانسی کے نتیجے میں ہلاک ہوں گے انہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو دنوں میں خسرے کی وجہ سے آٹھ ہزار بچے موت کے منہ میں چلے جائیں گے اور چار ہزار تین سو بچے تشنج کے مرض سے وفات پائیں گے۔ ملیریا پانچ ہزار پانچ سو بچوں کی موت کا باعث بنے گا۔ اسہال سے ۲۲، ہزار بچے لقمہ اجل بنیں گے۔ اور نمونیا بھی ۱۲ ہزار بچوں کی موت کا باعث ہوگا۔

یہ اعداد و شمار پیش کرکے اس چوٹی کانفرنس کا انعقاد کرنے والوں نے دنیا پر اس بات کی اہمیت ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ اس چوٹی کانفرنس کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ اب چوٹی کانفرنس نے جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں اور جو بچوں کی بہبود اور صحت اور زندگی کے سلسلے میں پروگرام بنائے ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

ایک خاص بات جس کی طرف چوٹی کانفرنس میں اشارہ کیا گیا یہ تھی کہ بہت سی اموات اس لئے واقع ہوتی ہیں کہ ماؤں کو اس بات کا علم حاصل نہیں ہوتا یا یہ علم ان تک پہنچانے والے لوگ ان تک پہنچ نہیں سکتے کہ بچوں کو کیا بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں اور وہ بیماریاں کس حد تک مہلک ہیں۔ ان کے بچاؤ کی کیا تدابیر ہیں۔ کہاں کہاں سے اور کس طرح دوائیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہر فرد بشر تک پہنچا جائے اور بچوں کے امراض اور حفاظتی تدابیر اور علاج گاہوں سے اسے اطلاع فراہم کی جائے۔ جب تک ایسا نہ ہو سکے گا۔ بچے ان بیماریوں سے ہلاک ہوتے رہیں گے۔ باوجود اس کے کہ چوٹی کانفرنس میں بادشاہ صدر اور وزرائے اعظم تک جیسے لوگ شریک ہوئے۔ انہوں نے سوچا۔ غور کیا، فیصلے کئے، پروگرام بنائے، اور ان پروگراموں کی اشاعت کی شدید خواہش کا اظہار کیا۔ اگر ہم میں سے ہر شخص جو ان باتوں سے واقفیت رکھتا ہے۔ یا جسے یہ باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ وہ دوسروں تک ان باتوں کا پہنچانا اپنی ذمہ داری قرار دے لے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ باتیں ایک وسیع حلقے تک پہنچ کر بہت سے بچوں کو موت کے منہ سے بچا نہ سکیں۔ ان کی صحت کو بہتر نہ بنا سکیں۔ انہیں لمبی عمریں نہ دے سکیں اور انہیں بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع فراہم نہ کریں۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے قارئین ان باتوں کو زیادہ سے زیادہ وسیع حلقے تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں الفضل نے بعض مضامین شائع کئے بھی ہیں۔ اور بعض مضامین خدا نے چاہا تو آئندہ بھی شائع کئے جاتے رہیں گے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں۔ انسانی زندگی کی قدر و قیمت اتنی زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اجازت نہیں دی کہ وہ اسے ہلاک کرے اور انسانی زندگی کا آغاز بچے کی پیدائش ہی سے ہوتا ہے۔ پس پیدائش کے وقت سے لے کر سارے بچپن کے دوران بلکہ پیدائش کے وقت سے بھی پہلے اس کی حفاظت کی جانی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے اور اس نیکی میں حصہ دار بنائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بائبل کے متعلق

بعض باتیں ہزاروں سال تک ایک ہی طرح مانی جاتی ہیں اور پھر کوئی ایسا موڑ آتا ہے کہ وہ باتیں بالکل غلط لگتی ہیں یا غلط ثابت ہو جاتی ہیں یا انکے متعلق اعتماد ختم ہونے لگتا ہے۔ حال ہی میں ایک ایسا واقعہ بائبل کے ساتھ ہوا ہے۔ جب سے بائبل پڑھی جا رہی ہے لوگوں کا خیال ہے کہ عہد نامہ قدیم کی پہلی پانچ کتابیں موسیٰ علیہ السلام نے تحریر کی تھیں۔ موجودہ تحقیقات اور تنقید نے اس بات کو جھٹلانا شروع کر دیا ہے۔ پہلے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ کتابیں موسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی مصنّفین نے تحریر کیں اور انکی تحریروں کو بعد میں بائبل میں شامل کر لیا گیا۔ حال ہی میں انکے متعلق جو تحقیق سامنے آئی ہے وہ (YALE) ییل یونیورسٹی کے ایک نقّاد ہیرلڈ بلُوم کی ایک دلیل ہے وہ کہتے ہیں کہ جینیسز (GENESIS) اور ایکسوڈس (EXODUS) اور کچھ حصّے نمبر اور ڈُیُوٹرانومی کے ایک نامعلوم عورت کی تحریریں ہیں یہ بھی نہیں کہ یہ کوئی عام سی عورت تھی۔ بلوم کے مطابق ان تحریرات کی لکھنے والی کوئی اتنی اہم شخصیت تھی کہ اسے شیکسپیئر کے مقابلے پر کھڑا کیا جا سکتا تھا یا اسی طرح بعض دوسرے بلند بام شہرت رکھنے والے انگریز مصنّفوں کے برابر لایا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلوم نے اپنی کتاب "دی بک آف جے" میں کہی ہے۔ یہ کتاب GROVE WEITEN FELD نے شائع کی ہے۔ اور اس کی قیمت ۲۱ ڈالر ۹۵ سنٹ ہے۔ یہاں جے کے لفظ سے مراد YAWHWIST یا JAHWIST ہے اور یہ حرف بائبل کے سکالرز نے ایسے مسودات کے لئے مخصوص کر رکھا ہے جن سے پہلی پانچ کتابوں کے موضوعات مستعار لیے گئے تھے اور ان مسودات کے مصنّف یا کئی مصنّفوں کے لئے "اشارۃً" یہ حرف استعمال کیا جاتا ہے۔

بلوم نے جو اپنی تنقید شائع کی ہے اسکے ساتھ جے (J) سے تعلق رکھنے والے وہ پیراگراف جو ڈیوڈ روزن برگ نے لئے ہیں کو بھی شامل کیا ہے۔ یہ ڈیوڈ روزن برگ اس سے پہلے جیوئش پبلیکیشن سوسائٹی کے مدیر تھے۔

بلوم کا خیال ہے کہ جے، سے کئی مصنّف مراد نہیں بلکہ ایک ہی مصنّف مراد ہے جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دورِ حکومت کے ۲۹۰۰ سال بعد لکھا اور وہی باتیں بیان کیں جو آج کل دورِ جدید کا خاصہ سمجھی جاتی ہیں اسکا خیال ہے کہ جے اتنا زبردست قلم کار تھا کہ اس کی تحریروں کا اثر یہودیت اور عیسائیت اور دینِ حق پر بھی پڑا۔ بلوم یہ بھی کہتا ہے اس لکھنے والی کو نہ تو خدا سے محبت تھی نہ اس سے ڈرتی تھی۔ وہ اس عورت کو سلمان رشدی سے بھی زیادہ کافرانہ خیالات کی حامل سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس نے خداوند خدا کو ڈکیٹرانہ اور غیر مہذب طریق پر پیش کیا ہے۔ بلوم کا یہ بھی خیال ہے کہ جہاں تک جے کا حرف اس عورت کے لئے استعمال کرنے کا تعلق ہے یہ محض ایک مفروضہ ہے۔ اور اُسنے اس سلسلہ میں بعض دلائل بھی دیئے ہیں۔ خاص دلیل یہ ہے کہ عورتوں کو بائبل کے اس حصّے میں نہایت زبردست کردار کی حامل پیش کیا گیا ہے جبکہ مردوں کے متعلق یہ بات نہیں ملتی۔ مردوں کے متعلق صرف یہ بات ملتی ہے کہ وہ خوبصورت تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت بائبل کی تنقید کی جو سمتیں سامنے آچکی ہیں بلوم کی یہ تحقیق اور تنقید زیادہ پذیرائی نہ حاصل کر سکے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف اور صرف خدا کے کلام کے متعلق ایسی کوئی تحقیق اور تنقید نہیں ہو سکتی جو اسے کسی اور کا کلام ثابت کر سکے۔ خدا کے کلام کی شوکت خود بولتی ہے اور ماننے والوں سے منوا لیتی ہے کہ وہ درحقیقت خدا کا کلام ہے۔

اطلاعات واعلانات

ولادت

○ مکرم منیر احمد صاحب چوہدری کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں کے بعد مورخہ ۱۵، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرحیم صاحب چک $\frac{366}{W.B}$ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کا نواسہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۵، اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز جمعرات محترمہ عابدہ منصورہ صاحبہ اور مکرم عبدالسمیع وڑائچ صاحب مینجر مبارک دودھ (لمیٹڈ) شاہ جیونہ جھنگ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے ذکی احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب آف لوریوالہ دارالبرکات ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال (ثانی) ربوہ کا نواسہ ہے۔

○ مکرم سیّد اقبال احمد صاحب ناصر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸، اکتوبر ۹۰ء بروز جمعرات پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نائلہ اقبال" نام عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر مال کی پوتی اور مکرم خالد سیف آغا صاحب کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل جو برین ہیمرج کی وجہ سے بیمار تھے مورخہ ۲۷، اکتوبر صبح ساڑھے پانچ بجے انتقال کر گئے۔ اسی روز ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد از نماز مغرب بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ موصوف بہت نڈر احمدی اور سلسلہ کے فدائی تھے۔

احباب سے بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

لجنات متوجّہ ہوں

تجنید کی نئی فہرستیں بھجوانے کی تاریخ ۳۰، ستمبر مقرر کی گئی تھی۔ جو اب تک بہت کم مجالس کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ جن مجالس نے فہرستیں نہیں بھجوائیں براہ کرم ۳۰، دسمبر تک بھجوا دیں۔ تاکہ ہر لجنہ کی نئی تجنید کا علم ہو جائے جن کے پاس فارم نہ ہوں وہ لکھ کر منگوا لیں۔

سیکرٹری تجنید لجنہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا پس منظر

○ پاکستان میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوگئے ہیں۔ نتائج واضح طور پر سامنے آگئے ہیں۔ اور اگرچہ تیسری دنیا کے ہر ملک کی طرح یہ بحث تو جاری رہے گی کہ دھاندلی ہوئی یا نہیں۔ لیکن ایک بات کا انکار ممکن نہیں کہ اب نئی حکومت بن کر رہے گی۔ نئے وزیر اعظم ہونگے۔ نئے وزرائے اعلیٰ ہونگے۔ نئی کابینائیں ہونگی۔ اور ملکی گاڑی پھر سے چلنی شروع ہو جائے گی۔ دھاندلی کے الزامات اپنی جگہ پر لیکن دھاندلی کا یہ جواب ہر شخص کی سمجھ میں آجانا چاہیئے کہ " ہوئی ہے تو ثبوت لاؤ " ثبوت مل جائے تو ساری بات بدل جائے اور ثبوت نہ ملے تو حالات جوں کے توں رہیں گے۔ اور ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ جیتنے والوں کا حق ہے کہ وہ حکومت بنائیں اور پانچ سال تک حکومت چلائیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک کو استحکام عطا کرے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق دے۔ ہر شخص کو خوشحالی نصیب ہو اور ہر شخص خوش و خرم زندگی بسر کرے۔

○ ایک شریعت پیٹیشن پر فیصلہ سناتے ہوئے وفاقی شرعی عدالت نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ c۔ اسلام سے متصادم قرار دی ہے اور کہا ہے کہ اسے ختم کر دیا جائے اور توہین رسالت کے مرتکب کو عمر قید کی بجائے سزائے موت دی جائے عدالت نے مزید کہا ہے کہ اس دفعہ میں ایک نئی شق کا اضافہ کیا جائے جس کے ذریعہ دیگر رسولوں کی شان میں توہین کے مرتکب مجرموں کو وہی سزا دی جائے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو دی جاتی ہے۔

○ ڈاک سنسر تو صرف ان لوگوں کی کی جاتی تھی جن کے نام سنسر کے لئے دیئے گئے تھے لیکن گذشتہ سال جولائی میں اس وقت کی وزیر اعظم کے تین خطوط بھی سنسر ہوگئے۔ کیسے۔ اس بات کا شاید کسی کو علم نہیں لیکن یہ باتیں ہمیشہ راز ہی میں رہتی ہیں لیکن اس کے بعد ڈاک کا سنسر ختم کر دیا گیا۔ اب پھر گذشتہ بدھ سے سنسر شروع کر دیا گیا ہے۔

اب سنسر سپیشل پولیس کے ذریعے کروایا جائے گا اور دو شفٹوں میں ہوگا۔ پرانے دفاتر جو اس کام کے لئے پہلے استعمال میں لائے جاتے تھے (سی۔ جی۔ پی۔ او) کراچی پولیس کی سپیشل برانچ نے اس مقصد کے لئے دوبارہ حاصل کر لئے ہیں۔ کئی عشروں سے جو کمرہ استعمال کیا جا رہا تھا اس کمرہ میں اب پھر سنسر شروع کیا گیا ہے۔ سنسر کے دوران اس کمرے کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند رکھی جائیں گی اور کسی شخص کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

ہر شفٹ میں دو پولیس افسر کام کریں گے ایک سب انسپکٹر اور دوسرا نائب سب انسپکٹر۔ محکمہ ڈاک سے کہہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ہیڈ سارٹر کے ذریعہ (کراچی انٹرنیشنل ائرپورٹ) کے ذریعہ ساری ڈاک پر مہریں لگا کر پولیس کے حوالے کر دیا کریں۔

ریلوے میل سروس کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سنسر کرنے کے عمل کا معائنہ کرتے رہا کریں گے۔ وہ جب چاہیں سنسر آفس میں آجا سکتے ہیں۔ اس عملہ کے ساتھ ایک سارٹر اور ایک قلی بھی کام کریں گے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۵۸ میں محمد مالک ولد بہاول بخش صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندار عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن 30/3-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) ۱/۲ ۱۲۔ ایکڑ زرعی زمین واقع 32/3-R ضلع بہاولنگر مالیتی/۱,۵۰,۰۰۰ روپے (۲) ۴۔ ایکڑ زرعی زمین واقع قاضی پہاڑنگ ضلع سیالکوٹ مالیتی/۲۸,۰۰۰ روپے (۳) ۶ کنال اراضی زیر مکان واقع ماکھن پور ضلع سیالکوٹ مالیتی/۴۰۰۰ روپے (۴) پختہ و خام مکان واقع چک 30/3-R ضلع بہاولنگر مالیتی/۵۰,۰۰۰ روپے (۵) بنک بیلنس/۲۰,۰۰۰ روپے کل میزان/۲,۵۲,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد مالک ولد بہاول بخش باجوہ بمقام چک نمبر 30/3-R ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امتیاز احمد باجوہ پسر موصی گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عبدالعزیز باجوہ۔ دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۵۹ میں امتہ المنان زوجہ محمود احمد شاد مربی سلسلہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر/۶,۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۷ تولہ مالیتی/۲۱,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ المنان زوجہ محمود احمد شاد مربی سلسلہ ۱۵/۲۱ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد شاد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۰۰۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالخالق نیر وصیت نمبر ۲۵۴۷۳۔

مسل نمبر ۲۷۷۶۰ میں مسعود احمد ولد حافظ محمد سلیمان صاحب قوم بھٹی پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۷ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 6/7/1990 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ/۹۸۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مسعود احمد ۱۲/۷ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ محمد انور وصیت نمبر ۱۳۴۴۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوفی محمد اسحٰق وصیت نمبر ۸۸۲۰۔

آپ کا خط ملا

مکرم ریاض احمد صاحب ابن مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی رقم فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارا پیارا روزنامہ جاری و ساری ہے اور روحانی پیاس بہ احسن رنگ میں دور کر رہا ہے اور روحانی سکون عطا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دے رہا ہے۔ اپنے فرض منصبی کو احسن رنگ میں ادا کرنے پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول کریں۔ میں تو بھول گیا آپ کو۔ بہت بہت مبارک ہو کہ حضور نے جلسہ سالانہ لنڈن پر آپ کو نڈر اور بہادر جیسے القاب سے نوازا۔ میری دعا ہے کہ یہ اعزاز ہر حال میں آپ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو اور اس فرض یعنی اس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق دیتا چلا جائے اور صحت کے ساتھ لمبی عمر اور کام والی زندگی دے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہو جائے نیز آج کل میں بیمار بھی ہوں اور بیکار بھی ہوں۔ خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دے۔

اپنی استطاعت کے مطابق غریبوں کی امداد ضرور کیجئے۔ معاشرہ کی ناہمواری دور کرنے کا یہ بہترین طریق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضیلت کا معیار۔ تقویٰ

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمایا:۔ جہاں تک حسب ونسب کا تعلق ہے دینِ حق رنگ ونسل اور ملک وقوم اور محض خاندان کی وجہ سے کسی کو کوئی فوقیت نہیں دیتا۔ سچے مذہب نے جاہلیت کے سارے فخروں کو مٹا دیا ہے چنانچہ "ایک ہی جان" (ترجمہ) کے الفاظ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ سب کے آباؤ اجداد ایک ہی ہیں کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور کسی کالے کو گورے پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل ہے۔ دینِ الٰہی نے تقویٰ کو فضیلت کا معیار ٹھہرایا ہے۔ یہی بنیاد ہے (دینِ حق کے) معاشرہ کی اور اس بنیاد پر ازدواجی رشتے استوار ہوتے چاہئیں۔" (خطبہ فرمودہ ۶، نومبر ۱۹۸۲ء)

انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ

انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں سیشن ۹۰-۹۱ کے لئے الیکٹریکل، سول، مکینیکل، کیمیکل، پٹرولیم اینڈ گیس، میٹلرجیکل، مائننگ، آرکیٹکچر اور سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ انجنیئرنگ میں داخلے شروع ہوگئے ہیں۔ پراسپکٹس حبیب بنک لمیٹڈ انجنیئرنگ یونیورسٹی برانچ سے مبلغ ۷۰، روپے دے کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۰، نومبر ہے FSc (پری انجنیئرنگ) کے علاوہ چند سیٹیں متعلقہ شعبوں میں ڈپلومہ حاصل کرنے والوں کے لئے بھی مخصوص ہیں۔ داخلہ فارم مورخہ ۱۰، نومبر تک حبیب بنک لمیٹڈ انجنیئرنگ یونیورسٹی برانچ میں صبح ۹، بجے سے دوپہر ۲، بجے تک تمام WORKING DAYS میں جمع کروائے جا سکتے ہیں تمام ایسے احمدی طلباء جو داخلہ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں وہ ہر قسم کی راہنمائی کے لئے ہاسٹلز میں مندرجہ ذیل احمدی طلباء سے رابطہ کریں۔

۱۔ اظہر محمود ناصر ـــــ کمرہ نمبر ۷۷ ـــــ محمود غزنوی ہال
۲۔ طاہر احمد خان ـــــ کمرہ نمبر ۹۵ ـــــ "
۳۔ محمد زکریا مظہر ـــــ کمرہ نمبر ۶۲ ـــــ "
۴۔ شاہد جاوید ـــــ کمرہ نمبر ۴۹ ـــــ ڈی ہال
۵۔ سید احمد رضوان ـــــ کمرہ نمبر ۱۴ ـــــ محمد بن قاسم ہال

مرکز میں آنے والے دوست خاکسار سے گھر پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

سید احمد رضوان ۱۷، دارالصدر شرقی۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ رحم کرے اس آدمی پر جو اپنا مال بیچتے وقت۔ خریدتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت نرمی اختیار کرتا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

خود دل کر تشخیص ومشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان کا ماہانہ پروگرام

● ۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد ٹیلر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ● ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ● ۲۱-۲۲-۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی ● ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان۔
باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے

منیجر مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) گوجرانوالہ

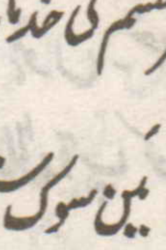
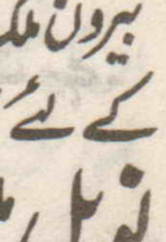
ہوائی سفر
بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔
نوبل مین ٹریولز
۲۱/۴ مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد
فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷
۸۲۲۹۳۳

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی شرعی عدالت نے ایک پٹیشن پر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا ہے کہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی۔ اسلام سے متصادم ہے۔ لہٰذا اسے ختم کر دیا جائے اور توہین رسالت کے مرتکب کو عمر قید کی بجائے سزائے موت دی جائے۔

○ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ الیکشن میں قوم نے اچھا فیصلہ کیا ہے اور اب سندھ میں امن عامہ کی صورتحال کو کنٹرول کرنا آسان ہو جائے گا۔

○ انتخابات کا مشاہدہ کرنے والی فرانسیسی مبصروں کی جماعت نے کہا ہے کہ ۲۴، اکتوبر کو نہایت ہوشیاری اور نفاست کے ساتھ جعل سازی کی گئی جس کے باعث اسلامی جمہوری اتحاد کو اس قدر کامیابی حاصل ہوئی مبصرین کے مطابق جعلسازی پولنگ سٹیشنوں اور ڈیوٹی مراکز کے درمیان کی گئی۔ اور پریذائیڈنگ افسر انتخابی نتائج براہ راست الیکشن کمیشن کے پاس لے جانے کی بجائے راستے میں کئی دوسرے مقامات پر رکے جہاں سرکاری حکام نے آئی جے آئی کے حق میں فاضل ووٹوں کا اضافہ کیا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ نئی قومی اسمبلی کا اجلاس تین نومبر کو بلایا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے صدر کو سمری بھجوا دی گئی ہے۔

○ صدر غلام اسحاق خان نے وزیر داخلہ کو ایوان صدر میں طلب کر کے انکی اس پریس کانفرنس پر سخت تنبیہہ کی ہے جس میں انہوں نے امریکہ کو سود کی ادائیگی بند کرنے کی دھمکی دی تھی۔ صدر نے کہا آپ سندھ جا کر حالات ٹھیک کرنے کی کوشش کریں اور خارجی امور صاحبزادہ یعقوب خان کیلئے رہنے دیں۔

○ حیدر آباد میں ذیابیطس ایسوسی ایشن کی جانب سے منعقدہ ایک سیمینار میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں اسوقت ۷۰ لاکھ افراد ذیابیطس کے مریض ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ آئندہ دس سالوں میں تقریباً ۲۰ فیصد مزید افراد اس مرض کا شکار ہو جائیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ اجودھیا (بھارت) میں ڈھائی لاکھ فوجیوں اور سپاہیوں کی ناکہ بندی کے باوجود دس ہزار ہندوؤں نے بابری مسجد پر دھاوا بول دیا ان لوگوں نے جو کدالوں اور بیلچوں سے لیس تھے مسجد کو شہید کرنا شروع کر دیا۔ تاہم سیکورٹی فورسز کی کارروائی کے نتیجہ میں ان افراد کو مسجد سے نکال دیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد پورے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے جنمیں ۳۱۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بھاری اکثریت سے ایک قرارداد منظور کی ہے جس کے تحت عراق کے منجمد اثاثوں کو ضبط کرنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

○ امریکہ کے صدر جارج بش نے کہا ہے کہ امریکہ خلیجی بحران کے پرامن حل کو ترجیح دیگا۔ لیکن اگر یہ کوشش ناکام ہو گئی تو فوجی کارروائی کی جائے گی۔

○ عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ ہمارا کویت سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

○ جاپان کے شہنشاہ ہیٹو کی رسم تاجپوشی ۱۲، نومبر کو منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ۱۶۰ اقوام کے نمائندے شریک ہونگے۔ اس موقعہ پر ایک دہشت پسند گروپ نے انتشار پھیلانے کی دھمکی دی ہے۔ جس کے پیشِ نظر پولیس نے سخت حفاظتی انتظامات کر لئے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے سنٹرل ریزرو پولیس کے مواصلاتی مرکز پر راکٹوں سے حملہ کیا جسکے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے۔ اننت ناگ میں ۷۰ سے زائد مکانات جلا دیئے گئے۔